غزلیں

ہاجرہ نور زریابؔ

○

حسن احساس میں اک عکس بنالوں اپنا
اُس کے پیکر میں کوئی روپ تو ڈھالوں اپنا

کاش اِک بار پلٹ کر مجھے دیکھے تو سہی
آنکھ سے میں بھی کوئی فرض نبھالوں اپنا

اس سے پہلے کہ اچانک وہ پلٹ کر آئے
کوئی تدبیر کروں، دل تو سنبھالوں اپنا

اَشک ہی روک لوں، کام آئیں گے تنہائی میں
جو بھی بچتا ہے وہی آج بچالوں اپنا

آرزو، آس، وہ حسرت، وہ تمنا، ارماں
وقت رخصت تو یہ سامان اُٹھالوں اپنا

اپنی تنہائی کو آسان بنانے کے لیے
ایک لمحے کو ٹھہر، تجھ کو بنالوں اپنا

گمشدہ کوئی خزانہ بھی تو مل سکتا ہے
اُس کے دل میں کوئی ارمان نکالوں اپنا

میری خاطر نہ سہی، راہ سے گزرو تو سہی
کوئی روٹھا ہوا ارمان منالوں اپنا

پھر چلی جاؤں گی زریابؔ، ذرا مہلت دے
تیرے گلشن میں کوئی پھول کھلالوں اپنا

زرتابؔ غزل

○

قدر ہوتی نہیں ہے دعا کس کو دیں
اجنبی شہر میں ہم صدا کس کو دیں

لوگ اندھیرے میں رہنے کے عادی ہوئے
کوئی بتلاؤ روشن دیا کس کو دیں

اس قدر بے حجابی ہے چاروں طرف
دیں نقاب اب کسے، ہم ردا کس کو دیں

اب تو قاتل بھی معصوم لگنے لگے
اب ہیں منصف پریشاں سزا کس کو دیں

پوچھتے ہیں سبھی ہم سے اس کا پتہ
وہ ہے دل کا مکیں ہم پتا کس کو دیں

لوگ سونے کو پیتل سمجھنے لگے
بے وفا شہر میں ہم وفا کس کو دیں

ہو نہ جائیں کہیں مسخ چہرے خفا
بول زرتاب ہم آئنا کس کو دیں

آکولہ، مہاراشٹر، موبائل: 9922318742

65/1، کولھوٹولہ اسٹریٹ، کولکاتہ، موبائل: 8910834440